

لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي فضلت اللهم اتنا عليه ويستعين



یہ کتاب در شبہات نصاریٰ بر مذہب حق والصدق بجا آئی ہے کیا خوب
مرغوب ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ میان میں سوات لکھنؤ میں عیسوی اور جوابات محمد ہادی محمدی کے
اور اس عیسوی کے مسلمان ہونے میں واسطے معلوم ہونے مسلمان
ہائیوں کے سن بارہ سو یا الیس ہجری نبوی میں لکھا گیا اور چنڈ الفاظ
معلوم کے معنی اس رسالہ کے حاشیہ پر لکھے گئے ہیں معلوم ہوئے عن
یہ کہ ہر ایک مسلمان بجائی بعد مطالعہ اپنے دوست کے ہائیوں کو لکھ لکھا دیوے
تو اللہ تعالیٰ ان ہائیوں کی مقصد اور مراد دینی و دنیوی بحق نبی آخر الزمان
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے بر لاویے اور دین محمدی پر قائم
ہو اہم رکھے اور طفیل سے ان ہائیوں کی اس عاجز خاکسار کے ہائیوں اور
اشناؤں کی مراد دارین حاصل ہووے

آمین یا رب العالمین

ایک روز کسی عہد کے گھر شادی کی دعوت تھی سو لوگ جمع ہو کر کھانا کھاتے تھے
تھے میں ایک شخص عیسوی گدوین نامی کو شاید اسکو بھی دعوت تھی بیک ایک داخل
ہوا تو صاحب خانہ نے اسکو الگ بٹھا یا جب سب لوگ کھانے سے فراغت پا چکے
اسکے لئے کھانا منگو کر سفرہ چن دیا تو اسنے ہر گز نہ کھایا ہر چند صاحب خانہ

اور سب لوگ سمجھتے تھے کہ وہ نہیں سمجھتا تھا اور جو کچھ کہتا تھا کہ کون م کے
 بمکوث ایک محل کیا ہم ہیں تو ایک کتاب مقدس میں کچھ بیان لکھتے ہیں اور
 اس پر عمل کرتے ہیں پھر لیون تم تم اس قدر اگلا رہتے ہو میں جانتے تھے
 حضار مجلس کھٹے ہو کر کھٹے لگے کہ اول تم کھانا کھا لو بعد ازاں کے سب کچھ پورے ہو
 عیسوی کھانے سے فراغت یا یہ ایک سے مخاطب ہوئے لگا کھٹے وہ سب کیا
 جو تم نے ہم سے اگلا کیا تب اوکوں نے کہا نہ کچھ سب نہ تھا لوگ کھانا کھاتے
 تھے اس لئے تم کو بھلا یا تا تمہیں رنج نہ پہنچے غرض اس نے نہ مانا تب اوکوں سے
 ایک شخص جو محمد ہادی نامی تھا کھٹے لگا کہ ان باتوں کا سبب پوچھنا حاصل
 ہے اور دعوائے تہارا عبث تکلیف کیونکہ تم کھان اور یہ بات کہاں اگر تم عیسیٰ
 امتی اور اس کتاب مقدس انجیل کے معتقد ہوئے تو خلاف عیسیٰ کا
 کیونکر کرتے کھو تو یہ تمہاری کون سی بات حضرت مسیح کے کھے برابر ہی ملے
 ہرگز تم مسیح کو نہیں جانتے اگر جانتے تو ایسا اعتقاد کہ برخلاف حکم خدا اور
 مسیح کے ہی نہ کرتے اور نہ رکھتے کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے یہ غور و با تدبیر
 اس لئے ہم کو تم سے دوری ہے عیسوی سنتے ہی غصہ ہو کر کھٹے لگا کہ وہ
 توں سے بات اور کون سے اعمال ہم میں پائے جاتے ہیں بیان کچھ محمدی کھے لگا
 یہ وقت تمہارا غصہ کا ہے پھر اور وقت ہو رہے گا اب تم اپنی اور باتیں
 کیا کرو عیسوی کھٹے لگا یہ کیا بات ہے جب تک ہماری برسیاں ہم پر ظاہر نہ ہوں
 ہرگز میں بیان سے نہ اٹھوں گا محمدی کھے لگا کہ ان باتوں کے کھٹے یہ کیا فائدہ
 ہر ایک شخص کو اپنا مذہب پیارا ہوتا ہے اور کون سے کی مانتا ہے اور

بات کے باج مواسر : دیکھو تو کسے کسے بھی مرسل یہاں ہوتے اور کسے
 کسے معجزے بناتے تھے تب کون مانتا تھا : جواب کوئی ملنے اور نہ کہا خوب
 اگر مصلیٰ آپ کی یونہی چ تو تمہارے پیغمبر کی پیغمبری اور ہماری بدروستی
 و بدامنی کا یہ کیا ثابت کر دو تو میں اپنے مذہب ابھی باز آؤں : اور میں چھو کو
 اختیار کروں : اگر اس آقا سے بد لون تو مجھے اپنے عیسیٰ کے گوشت و خون
 کی قسم چ : محمدی کہنے لگا اگر میں بھی اپنی مغلوبی کی صورت سے اپنے مذہب
 سے نہ پھروں تو مجھے بھی اپنے خالق کی وحدانیت کی سوگند چ : بشرطیکہ جہان کی باری
 تھان ہووے اور رعایت اپنے کلام کی ہرگز نہ کریں اور نظر انصاف ہر ایک بات پر
 رکھیں تاخیر و باطل خوب معلوم ہووے اور راہ راست ملے عیسوی کہنے لگا کہ اس سے
 کیا بہتر چ بہتر ریزی آرزو ہمارے آج برائی : اور جھٹ سوال کیا

عیسوی کا سوال

تم محمدی لوگ کہتے ہو کہ محمد معراج کی شب تمام آسمانوں پر جاوا لنگا سیر کر خدایہ
 ہم کلام ہو پھر آئے تو بچو نا گرم تھا ہم اونکا آسمانوں پر جا نا محال جانتے ہیں اس لیے
 کہ آسمانوں کو خرق و القیام نہیں ملنے دیتے نہ چستے ہیں نہ ملتے اور انکو درازی چ

محمدی کا جواب

اگر یہ باتیں ہمارے عقیدہ کے موافق ہیں تو پھر عیسوی پولوسس کا
 جو عیسوی ہو کر چودہ برس ہوئے تھے اس آسمانوں پر جا نا کیون کر ہوا دنیا بھر
 میں قسمت میں یو اوس کے دوسرے مکتوب کے بارہویں باب میں جو قرینہ
 لکھا تھا کہ حسب میں اپنی تسابحات سواجی اور تفاخر کا بیان کیا چ ۲۳

پولوسس ایک بودھ کا نام تھا جسے نصاریٰ کو بہت
 ستایا اور انسانی ہو کر چار بلوں میں داخل ہوا اور
 خود کش کا حکام کو نصاریٰ پرست اور پادشاہ

نیز ہندوستان کا تہذیبی و تمدنی
 سندس اور کتاب اسکا ہے

سطح تک لکھا ہے وہ یہ ہیں کہ ایک شخص سچ میں ہو کر وہ جس کو دے
 ہوئے کہ وہ قصاص کے آسان پر چلا گیا تھا اچانک وہ جسم سے لگایا پھر جسم کے اور
 اسنے وہ باتیں سنیں کہ جتنا بولنا بہت کا مقدمہ ورثین نہ تھی نہ کیا تو ان دونوں کو
 آسان پر جانا محالات نہیں جانتے

عسوی کھنے لگا

ہماری انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح روح القدس سے ہیں اور آسمان پر پٹ پٹ بات
 دلتے بازو پر پٹھا ہوا ہے اور وہ بہت برا ہے کوئی دوسرا ایسا نہیں اور اسنے مردوں
 کو زندہ کیا ہے اور انہوں کو اور انج کو مائتہ و پیر بخشے اور ہزاروں کو معجزہ بنا کر کیا ظم پر
 لایا اور روشنی ایمان کی بخشی اور یہودی لوگ جو ہمارے کوشت کے ہوئے اور لہجے
 پیاسے جھوننے عیسیٰ کو ملیٹ کھنچا وہ بھی ہی کہتے ہیں کہ بعد موت
 کے تین روز کے عیسیٰ قبر سے نکل آسمان پر چلا گیا ہر بات مشہور ہے

محمدی کا جواب

تم ہی کہتے ہو آسمان کو خرق و الت پیام اور دروازہ نہیں پھر تم ہی بولتے ہو کہ
 عیسیٰ آسمان پر چلا گیا ہے اور اپنے باپ کی دہنی بازو پر پٹھا ہے وہ یہ عجیب ہے
 شاید تم جو سمجھتے کہتے ہو یا تمہاری انجیل جو مٹی ہے کیونکہ تمہارا جواب تمہارے ہی
 دعوے کے خلاف و برعکس ہے اور جب عیسیٰ کا آسان پر جانا ممکن ہوا
 تو محمد کا جانا بھی بطریق اولیٰ ممکن ہوا کیونکہ محمد سب پیغمبروں کے برے ہے اور
 تم جو کہتے ہو کہ مسیح قدس کا پٹا ہے اسن دلیل ہے جو تمہارے عیسائی عقیدے کے

خدا کے تین روز کے پھر ہی اوتھا جسے انسان اللہ مسیح روح قدس کہلاتے
 اور جس کے بعد ہی اوتھنے سے خدا کا بیٹا کیا ہو گا کیونکہ کل پیغمبروں کی انواع
 اور تمام ملائکہ میں روح قدس نام یا ہے میں چنانچہ جبرئیل کا نام بھی روح قدس
 اور عزیر پیغمبر بھی ابد موت کے سو برس سے پھر ہی اوتھا جس پس وہ سب
 کیا خدا کے بیٹے ہو گئے اور محمد رسول اللہ کے بعد کا لقب نور اللہ و روح الروح ابوالارواح
 یعنی نور اللہ کا اور روح تمام روحوں کی اور باب تمام ارواح کا ہے : وہ نور خدا کا پوتا
 نہیں کہلایا پھر مسیح روح قدس کیونکہ خدا کا بیٹا کہلائیگا کہ جسمین شرک پایا جاتا ہے
 اور حقیقتاً یہ کہنا مسیح کا نہیں معلوم ہوتا ہے کیونکہ پولوس کے مکتوب کے پہلے باب
 میں جو وہ بیٹو کو لکھا تھا کہ جسمین دین عیسوی کے اصول کا بیان ۲ سطر سے ۵ سطر تک
 لکھا ہے وہ یہ ہے جسم کی جہت داود کے تخم سے ہوا پر روح قدس کی نسبت چلیا
 کہ اس کے جی اوتھنے کی دلیل قوی ثابت ہوا خدا کا پوتا ہے یعنی ہمارا مسیح پائنتی
 اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جیتے جگہ تک
 خدا کے پوتے اور خدا نہیں کہلاتے تھے لیکن تم لوگوں نے ان کو خدا کا پوتا ثابت اور
 مقرر کر لیا بھلا ایسے ثبوت کا کیا اعتماد ہے بلکہ عیسیٰ علیہ السلام اور خدا
 پر تہمت لگائی جاتی ہے اصل تو یہ ہے کہ خدا واحد ولا شریک ہے نہ اس کو کوئی
 بیٹا ہے نہ پوتی نہ مان نہ باپ ہے اور نہ بہن نہ جوڑو ہے نہ کوئی ہمسر اور وہ پاک
 پاک اور قیاس سے برتر اس کو تخت ہے اور نہ فوق نہ کمی ہے نہ زیادتی اس کا علم
 سبوں کے علم سے الگ بلکہ سبوں کے علم پر علم اس کا محیط ہے پھر عیسیٰ
 اس کا پوتا کیونکہ جو اور مسیح کی انجیل کے پہلے باب میں ۱۸ سطر سے انتہا تک لکھا ہے کہ

عیسیٰ یوسف کا بیٹا اور کسی باب میں داد کا اور کہیں اس آدم اور کسی خدا
بیٹا ہی داد پر عجب بیٹا شکت کا پایا جاتا ہے ہم نے تو کیا لگا اور کسی

بھی کہیں نہ دیکھا اور نہ سنا ہوگا

عیسیٰ کی کہنے لگا

مسیح کی انجیل کے پہلے باب میں لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ مسیح کا تولد اسطرح ہوا کہ جب
اوسکی ماں مریم یوسف سے منسوب ہوئی اوس سے پہلے کہ وہ باہم ہو دیں وہ روح قدس
سے حاملہ پائی گئی تب اوس کے شوہر یوسف نے خود عادل و عادل تھا اوسکی تشہیم
کر ارادہ کیا کہ اوسے چپکی سے چھو دیوے ان انڈیوین تھا کہ چاکر خدا کے فرشتے
نے خواب میں اوس پر ظاہر ہو کر کہا اے یوسف بن داؤد تو اپنی جو دم مریم کو اپنے
پاس رکھنے سے مت ڈر اس لئے کہ وہ جو اوس کے پیٹ میں پر اس روح قدس سے
اور وہ بیٹا بنے گی اوسکا نام عیسیٰ رکھنا اس واسطے کہ وہ بیٹا اپنی است کو اوس کے لٹا ہوں
سے پہچانے گا پس یہ سب اس لئے ہوا جو کچھ کہ خداوند نے بنی کے معرفت لکھا تھا پورا
ہوے کہ دیکھو ایک باکرہ پیٹے ہوگی اور ایک بیٹا جنمگی اوسکا نام رکھا جائیگا عنسوا
جسکا ترجمہ خدا ہمارے ساتھ تب یوسف نے سوچے سے اٹھ کر چپا کہ خداوند کے فرشتے
نے فرمایا تھا کیا اور اپنی جو دم مریم کو اپنے بیان لے آیا اور اوس سے جب تک بیٹا پاتا
نہجے ہم بستر نہ سوا اور اوسکا نام عیسیٰ رکھا

مُحَدِّی کا جواب

سچ ہے یہ بیان مسیح کی انجیل کے پہلے باب میں لکھا ہوا ہے لیکن مسیح
غلطی اور تہمت پائی جاتی ہے اور خلاف تمام نیوں کی تعلیم کے جس پر کون کون

اور ہم کی نسبت یہی کہہ رہی تھی اور سو اوس کے خدا کی یہ عادت نہیں کہ کسی کے
 دروازے کو قبل از اس کے شوق سے ہم بستر ہونے کے حاملہ کر دے اور اوس کو ناحق
 اوس سے شوق سے چھڑا دے اور خود غیر کی ملک میں اپنا تصرف کرے بالفرض
 الیوسف کو خواب میں فرشتہ کی معرفت سے کہلا بھیجا تھا کہ یہ روح القدس ہے
 اور اوس کا نام عیسی رکھنا اور جب تک یہ پہلا پتلا جے ہم بستر نہ ہونا تو اوس سے
 کیا وہ خدا کا بیٹا ہی ہو گیا جو تم کہتے ہو واہ کیا خوب خدا بھی بیٹا رکھتا ہے معاذ اللہ یہ
 خدا تمہارا کوئی اور ہے جیسے لات اور منات مشرکوں کے خدا تھے ویسا یہ ایک ہو گا
 پس تمہارے کہنے سے معلوم ہو چکا کہ یہ صاحب زادے بھی ایسے ہی ہو گے
 جیسے باپ ویسے پٹے جیسے روح ویسے فرشتے شاہد باش یہ
 تم نے عجب تعلیم پائی اور ایک نئی بات کہان سے نکالی کہ کسی نبی نے
 یہ بات کہی تھی ہاں جو جی اللہ کے ہوتے آئے یہی کہتے اور تعلیم دیتے گئے
 کہ خدا واحد ولا شریک ولا ولد ولا والد اور پاک و بے نیاز ہیں نہ وہ
 کسی سے پیدا ہوا اور نہ اوس سے کوئی بندگی اوس ہی کو سزاوار ہے دوسرے
 کو نہیں قطع نظر ان باتوں کے پہل میں لگتا ہے کہ خدا واحد ولا شریک ہی نہ اوس کو
 حد ہے نہ خدا نہ حلول ہے نہ اتحاد نہ وہ تخت میں جب نہ فوق میں نہ کم ہے نہ زائد
 اوس کا علم مخلوق کے علم کے احاطے سے برتر اور سبہوں کے علم پر اوس کے
 علم نے احاطہ لیا ہے پس تمہارے مقولے سے معلوم ہوا جو مسیح کو
 خدا کا بیٹا کہلاتے ہو سو تعلیم مسیح کی نہیں اور نہ وہ انجیل ہے کہ
 جسکی خبر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دی ہے بلکہ یہ تعلیم کسی اور

اور عیسائیوں کی ہولی کہ جس کا نام یوسف رانی جو سلیب پر لٹا گیا تھا اور اسے اٹھایا گیا تھا
 کوٹ کر کی بولیں جسے اسے بعت سے بھاگ چلا گیا کہ اسے بعت سے بھاگ چلا گیا
 ان انجیلیوں میں ایک نیوٹمنٹ جس کا ترجمہ ہی انجیل کی کتاب مقدس اور کتاب آسمانی ہے
 زمانہ قریب سن ایک ہزار اٹھ سو انیس عیسوی میں لندن کی چھپر ہوئی اور وہ مدار فضیلت
 نام مذاہب اور تمام انجیلیوں کی چھپاؤ میں لسی باتیں اعلیٰ تعلیموں کی یابی جاتی ہیں اور باقی
 سوا شرک اور نبادت کے دوسرے کوئی بات خدا کی طرف کی یا نبیوں کی کتابوں کی
 نہیں مانی جاتی دوسری انجیلیوں کا ذکر تو کیا پوچھا جائے یہ پس نہیں آسکتا
 اور مقامی کتاب سر اسرہلی اور غلط ہے دستور یہ ہے کہ ایک دین حق کی کتاب
 دوسری جہاں جہاں کی کتاب کو اور ایک مذہب صحیح کی دلیل دوسری مذہب غلط
 کی دلیل کو باطل کرتی ہے پر تمہاری عجب حق کتابیں اور دیلیں ہیں کہ آپس میں ایک
 دوسری کو باطل کرتی ہیں غرض تم جو عیسائی کو خدا کا بیٹا کہتے سو غلط ہے اور
 تمہاری بات جو ٹھہر سمجھتے ہو تو بھلا یہودیوں کی بات کو تو جنکی تنے سنگذرائی سچ
 سمجھو گے جو کہتے تھے کہ عیسیٰ یوسف نجار کا بیٹا ہے اور کوئی کہتا تھا داود کا بیٹا
 جانتے تھے اور یقین کرتے تھے کہ یہ ساحری ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے
 اور کو قتل کیجئے چنانچہ یہ بیان چارون انجیلیوں میں موجود ہے اور نہیں سے ستائیں
 باب میں مٹی کی انجیل کی پھلی سطر سے انتہا تک لکھا ہے سو یہ ہے کہ دار کا بن
 اور قوم کے مشائخون نے عیسیٰ کی مشکب باندھ نوٹ پیوس کے حوالہ کیا اور حاکم کے
 سپاہیوں نے عیسیٰ کو لٹکا کر قریبی پیر میں چنایا اور انہوں نے کاشوں کا آج
 بنا کے اس کے سر پر لٹکا اور ایک سو سال کے واسطے اٹھ دیا اور اس کے

کے ایک کریون اوس سے تسخیر کیا کہ ای پڑ دیون کے بادشاہ سلام پیرا دیون کے
 عیسیٰ پر تو کا اور سونے کو لیکر اوس کے سر پر مارا غرض صلیب پر چڑایا اور کھنے کے تو بیکل
 ڈالیا اور تین دہنیں پھر بنا کر نے والا ہی اپنی کو بچا اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو صلیب پر
 اوتر اور آپکو بچا کیا اپنے کتین بچا نہیں کتا اگر تو بنی اسرائیل کا بادشاہ ہی تو
 صلیب پر سے اوتر آتم تیرے معقد ہو گئے اوسنے خدا پر توکل کیا اب اگر اسکا پیارا
 ہی تو اویسے رہا مئی بخشے انتی اس صورت میں حضرت عیسیٰ جو بنی اور خدا کے بیٹے
 اور معجزہ مانتے تھے تو کیوں بھی اپنی صفتیں ظاہر نہیں کیں بلکہ اوسوقت ضرورت تھا کہ
 معجزہ بتانے کے ہدایت پر لاوین اور خداوند بیکار زور دکھلاوے تا اوند کو خدا کے
 بیٹے مانتے اور بنی تے کی دلیل پوری ہوے پس تمہارے دعوے پر چہ
 دلیل نہیں بھی فقط زور ہی ۛ

عیسیٰ کا جواب
 ہو کے کھنے لگا کہ وہی کاتب اور کاہن بنے قوم یہودی نہیں مانتے تھے

سچ خاموش ہو گیا اور جبر کیا

محمدی کا جواب
 اس تہارے کھنے سے عیسیٰ کے نبوت اور خدا کے پیٹے پنے پر حرف آتا ہی
 اس لئے کہ وہی معجزہ بتانے اور ہدایت کرنے آئے تھے ضرورت تھا کہ ہدایت
 کے لئے معجزہ بتا کر اپنے ذمے سے آپ ساقط ہو جاوین اگرچہ کیسی ہی
 آفت پڑے یا مصیبت گریے پر اپنے عہدے سے نہ پھرن اور خالق کی فرمان برداری
 میں رہیں پھر وہی یہودی مابین نہ مابین کہو کہ جسے بنی اللہ جس کام کے لئے پیدا
 ہوئے آئے وہیے ویسا ہی اپنا کام کرتے گئے اور اپنی نبوت کی حجت کو تمام کیا
 بالعرض اگر انہوں نے کسی گاہ معجزہ بتانا فائدہ نہ لیا تو ان پر اعتراض نہیں

کیونکہ وہ انبیاء تھے بخلاف حضرت عیسیٰ کے کہ یہ تو خدا کے پیغمبر تھے اور
 دوسرے قول سے تمہارے خود خدا بھی تھے افسوس کہ خدائی کی محبت کو تمام
 کیا باوجودیکہ یہودی کہتے کہ ہم تجھ پر ایمان لاویں گے خیر معلوم ہوا یہ دعویٰ خدا کا
 عبث تکلف ہے عیسوی نے اس کو اپنے لگا کر وہی خدا کا بیٹا اور حق پرست کہا گیا
 معاذ اللہ اگر وہی بیٹا خدا کا تھا کہ جب کہ یہودیوں نے میخین مارین اور صلیب پر
 کینچا تو پھر خدا نے اس کی تائید کیوں کی نہیں اور بچا کیوں نہیں دیا بندہ کو مذم
 بچا لیتا ہے پھر وہ تو ایسا پڑا اور اور رچیم ہے جو نوح کو طوفان سے ابراہیم
 آتش سے موسیٰ کو رود نیل سے یونس کو مایہ کے پیٹ سے علی بن ابی طالب سے
 بنیوں کو افقوں سے بچاتا گیا اپنے بیٹے کو بچا نہیں سکتا تھا اور متی کی انجیل کے
 پہلے باب کے دوسرے صفحے میں ۲۳ سطر تک لکھا ہے کہ اے تعالیٰ نبی کی
 معرفت سے عیسیٰ کا نام عنوا میل رکھا تھا جس کا ترجمہ خدا ہمارے ساتھ ہے
 انتہی عجیب ہے کہ خدا جس کے ساتھ ہوا اس کا یہ حال ہو دے یقین ہو کہ خدا
 اس کے ساتھ نہ تھا اگر کہیں کہ غافل تھا تو پکارنے پر بھی نہیں سنا یا کہیں کہ غافل
 تھا تو خدا غافل اگر یہ ہی نہیں تو شاید جو ٹھٹھ کھلا بھیجا اور ساتھ نہ بھیج
 ہے کہ خدا جو ٹھٹھ کو جو ملا کرتا ہے اور سچے کو سچا اور متی کی انجیل کے ستائیس
 باب کے ۸۲ صفحے میں ۶ سطر سے ۷ سطر تک لکھا ہے وہ یہ ہے کہ جب
 صلیب پر کینچا گیا تب اس نے چلا کے کہا اے ابا اے ابا اے ابا اے ابا اے ابا اے ابا اے
 خدا کیون تو نے مجھے اکیلا رکھا ہے انتہی اس بات سے معلوم ہوا کہ خدا
 اس کے ساتھ نہ تھا اگر ہوتا تو پھر وہاں نہ چلا تا اور خدا اس کے ساتھ نہ تھا

چالایا ویسا اوسکو بھی البتہ بچا لیتا اور اوس ہی صفحہ میں ۵۰ سطر سے ۱۰۵ سطر تک
 لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر دو بارہ بڑے آواز سے چلایا اور جان دی امتی
 اس مضمون سے بھی معلوم ہوا کہ عیسیٰ
 بڑا بے جبر تھا تا ب جبر کا نہ لاسکا اور چلا چلا کر جان دی سبحان اللہ کیا حیرت
 عیسیٰ کی انجیل میں بیان ہوتی ہے انجیل تو نہیں بلکہ انجو حضرت عیسیٰ کی پائی
 جاتی ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور بے انکو مردہ
 کرتے ہیں غور کیجئے کہ بخشنے بنیٰ مرسل جیسے ایوب جسکا صبر مشہور ہے اور یعقوب
 اور ادریس اور خلیل احد وغیرہ تھے سو سب اپنے خالق کے فرمان برداری اور
 رضا جوئی میں کیسی صابر و شاکر رہے سبحان اللہ سچ منی اور خدا کا مینا کھلا دیے
 صبر کرنے کے اور چلا چلا کے جان دی اور خدا فی نہ بتلاوے پھر تم اوسکو
 خدا کا مینا بناتے جو تجب ہی کہ کھڑے کرنے پر بھی وہ کھڑا نہیں رہتا پھر
 بچا دے امتی اپنی تمام عمر اوسکو کھڑا کرتے چلے آتے ہیں پر وہ گری پڑتا ہے پیران
 نمی پر نہ مردان فی پرانند

پس اعتقاد نہ رکھا چلے بنے حسین اپنا کفر اور بڑے لوگوں کی امانت ثابت ہو
 جسے عزیر وغیرہ کے معتقد کافر ہوئے تھے ویسے ہی تم ہی کافر ہو گئے ہو جیسی
 لعنت خدا کی اور تری ویسی تم پر بھی اگرچہ ویسے بھی اپنے ذہن ناقص میں اعتقاد نیک
 سمجھ کر عزیر کو خدا کا مینا کہتے تھے کیونکہ وہ سو برس کے بعد جی اٹھاتا لیکن تم عیسویوں نے
 تجب ان کے جواب میں عیسیٰ کو خدا کا مینا ٹھہرایا اس لئے کہ تم ہمارے
 اہل سے وہ ہی محمد نے کے تین روز سے

پھر جی اوتھا اور آسمان پر اپنے باپ کے دلہنے بازو پر چٹھا ہوا میں حال کہ یوحنا علی
 تک کہتے ہیں کہ عیسیٰ کے شاگرد اگر کچھ پسے ان پاس بانوں کو دست قیرت
 مردہ نکال لے گئے چنانچہ یہ بیان متی انجیل کے آخری باب میں لکھا ہے اس صورت میں
 پچاسے بت پرستوں پر تمھارا اعتراض کرنا بیجا ہے اگرچہ وہ اپنے کتاب ہو کر
 بت پرستی سے مشرک ہوئے ہیں لیکن اپنے خالق اور بزرگوں پر تہمت نہیں
 کرتے اور تم عیسوی بالکتاب ہو کر اپنے خدا پر اور بنی پر تہمت کرتے ہو اور بت
 پرستی سے مشرک و کافر ٹھہرتے ہو دیکھئے کہ اوٹھو کا ایک خدا پتھر کا تہہ لایا جاتا ہے
 اور وہ خدا کو صاحب ولد یا کسی اپنے تبار کو خدا کا پتا نہیں کہتے بخلاف ان کے
 تمھارے توفی الحقیقت میں خدا میں سن قادر بولی گوشت یعنی میٹا باب
 روح قدس عجب تماشے کی بات ہے کہ خود را فضیحت دیکر انرا فضیحت
 عیسوی غصے میں اگر کہتے لگا کر چوہا یا دوسرا مین ہے
 پیدا ہونے پر سیح سا کوئی ہے پدر نہیں ہوا اس لیے ہم اس کو خدا کا پتا کہتے ہیں

مُحَدِّی کا جواب

سیح پے پدر ہونے سے خدا کا پتا کیا ہوگا بھلا آدم جو پے پدر و مادر پیدا ہوا
 اور وہ اول خلقت انسان اور نبی کا باپ اور تمام ملائک اور ارواح کا سجدہ ہے
 کیونکہ اس کو خدا کا پتا نہیں کہتے جب آدم خدا کا پتا نہ ہوا تو اس آدم کیونکہ خدا کا پتا ہوا
 عیسوی بولا بات تو کلی ہے پر بتلاؤ

سنی نے ایسے معجزہ بتلائے تھے جسے سب نے بتلائے محمد نے معجزہ
 بتلائے کا انکار کیا تھا پھر ان کی نبوت پر کیا دلیل ہے

مُحَدِّی کا جواب :

جتنے بنی اللہ کے ہوئے تھے ہیں ہر ایک کو ان کے استعداد موافق اللہ تعالیٰ نے قدرت دی تھی کہ کافروں سے اپنی اپنی حجت تمام کریں ویسا ہی ہر ایک زمانے میں کفار جیسے جیسے معجزہ طلب کرتے تھے ویسے ویسے بتلاتے گئے کوئی ایسا نبی نہ ہوا جس سے حجت نبوت کی پوری نہ ہوئی اگرچہ بہت لوگ ایمان لائے اور بہت سے کافر بھی رہ گئے پر ہمیں یہ کہنے کا مقصد ور نہیں کہ فلا نے نبی ایسے تھے اور فلا نے ایسے ہم اونکی مانینگے اور انکی نہیں انہیں باتوں سے بہت بد بخت کافر ہی رہ گئے چنانچہ زمانہ عبس میں بھی باوجودیکہ عیسیٰ معجزہ سے مردوں کو زندہ اور اندھوں کو بینا اور لہج کو ماتھے پر بخشتے تھے تب یہ یہودی بھی کہتے تھے کہ عیسیٰ سچ پیغمبر تھا بلکہ ساحر تھا اور موسیٰ نے اُس کے آنے کی خبر بھی ہمیں نہیں دی پھر کون کرہیں اوس پر ایمان لاویں اور اوسکی بات مانیں آخر کافر کے کافر ہی رہ گئے سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ جنکو کافر اور لعنی کر تا ہے تو اونکی آنکھوں کو اول سے نور حق مہی کا نہیں دیتا اور جنکو مقتبول کیا جاتا ہے تو اونکی آنکھوں کو آگے ہی سے بصارت حق مہی کی بخشا ہے تا نور ایمان کا پادین جب زمانہ بنی آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنکے آنے کی خبر ہر ایک بنی نے اپنے وقت میں دی تھی اور جنکے تعریف کتابوں سے انبیاءوں کے معلوم ہونے لگی پہنچا تو اول معجزہ بھی ظہور میں آیا کہ بچہ داؤد کے تولد کے محل نوشیروان گرہا اور لات و منات وغیرہ اور ہبل اس وقت کے اوندھے منہ گرے بر چنڈ کھاراؤنکو سیدھا کرتے تھے لیکن وہ سرنہ ہلا سکتے تھے اور جتنی عورتیں اوس سال میں حاملہ تھیں کے سب بیٹے جنمیں اور غلے کی ارزانی بے نہایت ہوئی دوسرا معجزہ شوق العزہ

اور بہت سے محض اور فضائل میں کہ جنکا بیان ایک لمبا و عظیم ہو گا جس کے اس لئے اس دور
 کفایت ہونی اگر تم کو بوجھ ہو تو اوس پر قیاس کر لیں۔ فقہ اس معجزہ کا یہ ہے
 کہ یہ ہر دو نصاریٰ اور غیرہ اکثر اوقات جناب رسالت مآب کی خدمت میں آکر کہتے
 تھے اٹھا مائیک روز سر مغرب آج جمع ہونے جب رسول خدا نماز مغرب کو اُغت
 پائے تب اونھوں نے باتوں بات یہ سوال کیا کہ اے محمد اگرچہ ہم نے تیرے بہتے
 معجزہ دیکھے ہیں پر آج یہ بھی دیکھنا کہ آسمان پر چاند دو پارہ ہووے اور زمین پر
 اترے تاہم تجھ پر ایمان لاوین اور تیری بات پر چلین کیونکہ سحر آسمان پر نہیں چلا
 اور ہم نے سنا ہے کہ جو نبی آخر زمانے کا ہو گا جو چاہیے گا سو کر بتلایگا تب خاتم
 الانبیاء ہے اور ایک اشارہ اونگی سے چاند کے ٹکڑے ہی ویسا ہی ہو گیا
 اوس وقت بہت کافر ایمان لائے اور بعض گمراہ کے گمراہ گئے سچ بچ کے دے برے
 بے ایمان ہیں جو کسی سے سوال کر جواب بامواب پاتے ہیں پھر اوسکا انکار کرتے
 ہیں غرض نبی اللہ کہ جو محض معجزے بتلا کے مشرکوں کو ہدایت کرنے پیدا ہوئے ہیں
 سو کیونکر اوسکا انکار کریں گے خصوصاً حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر دو دن
 کو حبس کیا اور بے اولاد کو اولاد دی اور بہتے لہج کو مائتہ پندرہ بخشے اور انھوں
 کو بینا کیا اور حضرت امین الدین اعلیٰ مان کے شکم سے کپڑا باڈے پیدا ہوئے اور حضرت
 قاضی عین القضاات وغیرہ نے تم باذنی کہہ کر مردے اٹھائے یعنی اٹھ میرے
 حکم سے عیسیٰ نے تو تم باذن اللہ کہہ کر مردہ اٹھائے تھے یعنی اٹھ اللہ کے حکم سے
 بعد اوسکے کسی نبی کی اولاد سے بعد مومن کے ایسے معجزے بھی ظاہر ہوئے تھے
 جو محمد کی آپا کے سے ہونے دیکھو تو سر مبارک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا

بردہ ابو جالیس روز یک شہر بشہر لوگوں کو نصیحت کرتا اور تعلیم دیتا اور
 تلاوت قرآن کی دیتا پھر تا تھا وہ کچھ جیسی بات نہیں عالم پرشہور ہی یہاں سے
 سمجھ لیئے کہ جب آل اور امت کی کرامات عجیبی کے معجزہ سے برہم کر ہو تو پھر محمد
 کی قدرت کیسی ہوگی اس صورت میں انہوں کو بھی نبی اور خدا کا نام کو ضرور پڑا
 اور محمد کی خبر جو ہر ایک نبی نے اپنی کتاب میں دی تھی اور کئی نشانیاں اس کی عظمت
 و شان کی بتلائی تھیں سو تمھاری نبوت سنت انجیل میں بھی فارقلیط آویگا لکھتا ہے
 جسکا ترجمہ شفیع دلی دینے مارا اور وکیل بھی ہے دیکھ لیئے سبحان اللہ جسکی انجیل
 خبر دیوے کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور تم کہو کہ نہیں واہ کیا عجب بات ہے اور کیا بوجھ ذرا
 انصاف کیجئے محمد علیہ السلام کو معجزے کی قدرت نہ ہوتی تو پھر عربستان و کربلا
 و کربستان و بلخ و بخارا و روم و شام و مصر و حبش و کابل و قندھار و مشرق
 و مغرب و ایران و توران وغیرہ کہ اتنے یہود و ہجو را اور نصاریٰ قزاق و کچاک
 و آتش پرست و بت پرست و یزدان پرست وغیرہ اور جن اور پری درندے
 چرندے کیوں کرایا نہ لائے اور کلمہ محمد علیہ السلام کا پڑھتے لکھتے بھلا ہم تم سے
 پوچھتے ہیں باوجود اس کے عیسوی مذہب میں کئی ایک فرقے صاحب ثروت و صاحب
 مال و صاحب لشکر میں قطع نظر اور مذاہب کے وے ایک دوسرے کو تابع اور
 فرمان برداری نہیں کر سکتے پھر فقط ایک ذات کے نبی اللہ کے کہ جسکا نام
 پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور تمھارے قول سے وہ مالدار و صاحب
 دولت بھی نہ تھا اتوں کو کیوں کر یہ معجزہ مسلمان کیا ہوگا اور میں اسکا بڑی
 پایا ہوگا حالانکہ اسوقت ایک بھی مسلمان نہ تھا اور وہ نبی برحق نہ ہوتا تو یہ سب

یسا نہ پاتا اور سلف کے انبیاء برحق کا یہ تہ کو نہ کہتا کہ
 کہنے کا سچ تو معلوم ہوتا ہے یہ محمدؐ کے خلاف انبیاء سلف کا ایسا جنگ و ٹکڑی کر کے کیا

محمدی کا جواب

تم جو جوتہ کیون کہتے ہو موسیٰ علیہ السلام و داود علیہ السلام اور یوسف بن النون وغیرہ کے
 جنگ کیا ہے لیکن محمد علیہ السلام کے جنگ کا یہ سبب تھا کہ خداوند نے فرشتے کی معرفت
 بنیوں کی کتسا بون میں یعنی نوریت و زبور و انجیل وغیرہ میں جو خبر دی تھی سو وہ
 ہو و سہا ایک بنی آخر الزمان بڑی عظمت و شان والا پیدا ہوگا اور وہ تعلیم و تادیب
 اور فکری تعلیم و تادیب سے مستعدی اور نرمالی اور اس کی عبادت و شجاعت و وسعت
 عبادت و شجاعت سے فائق اور اس کا ماتھے اور رون کے ماتھے سے بڑا اور اس کا عالم علم
 اور رون کے علم و علم سے بڑھ کر بیگا اور اس کے زمانے کے انبیاء مظلوم کی فضیلت اور شکر
 ظالمین کی خدالت اور کس ظالم ہوگی و یہاں ہی تمام پیغمبر علیہم السلام اور رسولوں کی
 تصدیق اور انہوں کی حرمت و عظمت علی الخصوص عیسیٰ روح امہ کی اور ان کی مان جنت
 بی بی مریم کی پاکدامنی اور ان کی مصیبتوں کی حقیقت اور ظالموں کی ظالمی جو بنیوں کے ساتھ
 عیسائی وقوع میں آئے تھی اور ان ظالموں کی گوشالی و اجسی اور تہنیہ معقول السعیل نبی
 آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہرہ آفاق ہوئی خصوصاً اشراشہ کہیں ہو
 و نصاریٰ کی غرض جیسے وہ پیش آتے تھے ویسے ہی محمد علیہ السلام آداب آموختہ ہیں
 نک کہ ان کو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور عرب و عجم و روم و شام و ہند و چین وغیرہ اور جب
 اور لے بیت المقدس سے جو مولد عیسیٰ علیہ السلام کا تھا نکلا و ادا جاتا تھا تک اور
 دخل و مان و ثوار ترحیب بلکہ زیارت تک جسے بنی اسرائیل نے اس کے انکار کیا

عمر علیہ السلام اور ان کے مان حضرت بی بی مریم کی نبوت و عصمت پر گواہی دی اس پر
سب سے تمہارا منہ پر ناک آئی و گریہ ہو دیوں کی خدمت گزاری ست ہوئی
بلکہ کوئی حضرت عیسیٰ کی نبی ایسا تبارک و تعالیٰ نے نہیں بھیجا کہ اس کے بعد
تبع کیا ہو نہ تو انصاف کیسے قطع نظر اور دلیلوں کے قطع یہ دلیل محمد علیہ السلام کے
نبوت پر کیا کم ہے اب ضرور ہے کہ تم ایمان لاؤ اور تابع دار ہو جاؤ و گرنہ تم پر
مار ہوگی اس لئے عیسیٰ علیہ السلام اس کا بیان آگے ہی کر چکا ہے دیکھتے آج اعمال کی بنیاد
پہلے باب میں ۷۷ سطر سے ۹ سطر تک لکھا ہے پس عجیب تمہاری محسنی اور غفلت
ہی کہ باوجود عیسیٰ کے اگھی کے ایسی محسن کی محسنی اور اس کی رسالت و نبوت کو نہیں
مانتے اور اس میں مشرکین کو ظلم سمجھتے ہو حالانکہ انکار معجزہ کا اور ظالمی صریحاً عیسیٰ
تاریخ ہوتی ہے چنانچہ متی کی انجیل کے بارہویں باب کے ۱۷ سے ۱۸ سطر سے ۱۷
سطر تک اور اوسمی انجیل کے سولہویں باب میں پہلی سطر سے آخری سطر تک اور مرقس کے
انجیل کے اٹھویں باب کے گیارہویں فقرے تک اور متی کی انجیل کے دسویں باب میں
۷۷ سطر سے ۷۷ سطر تک اور سہیل یسبل میں ہی لکھا ہوا ہے و علی الترتیب المذكور
یہ ہے کہ بعض کاتبوں اور کامیوں نے لکھا ایسی معلوم ہے چاہتے ہیں کہ تیرا معجزہ دیکھیں
اوسے وہ نہیں جواب دیا اور لکھا کہ اس شعر کے مشیر و حرام کا قوم کے معجزہ ڈھونڈتے
ہیں یا نہیں سوائے یونس نبی کے معجزہ کے دکھایا نہ جایگا : انتہی فریسی اور زاولی امتحان
کے لئے اوس سے طالب ہوئے کہ ایک آسمانی معجزہ ہو دکھلاؤ سنے جواب دیا میں نہیں
کہا کہ اس شعر تک کے مشیر اور فاسق لوگ معجزہ طلب کرتے ہیں پر کوئی معجزہ یونس نبی کے معجزہ
سوائے لکھا یا نہ جایگا انتہی ۸ فریس نکلا اور اس کے امتحان کے لئے کوئی آسمانی معجزہ

[illegible]

طلب کر کے اوس سے مباحثہ کرنے لگے تو اوست آہ سرد بول کر کہا کہ اس عید کے لوگ عجم
 کے طالب ہیں میں تم سے کچھ کھتا ہوں کہ اس عید کے لوگوں کو کوئی عجز نہ لگتا ہوا
 جا بیگا انتہی یہ ایک روز یہودی سب جمع ہوئے لڑکے کو بچاڑ پر عید کے یاس لیتے
 اور اسکے آگے دھڑکھٹنے لگے امی جیسی توجہ جو مجھ پر لگتا تھا اور روت روت کر کہتا تھا
 اس کو تو جلتا ہا ہم تیرا عجز دیکھیں اور تجھ پر ایمان لا دیں اور تیرے تابع دار بنیں
 دس روز بعد یہودی پھر بچاڑ پر گئے اور دیکھا کہ وہ لڑکا گلا ہوا اور درخت کا لٹایا چوایا
 جی پس سب ایکٹھے ہو عید کی مشق کے بعد کھڑے مارنے اور کھٹنے لگے کہ تیرا عجز تنہا
 کیا ہوا اور تیرے نبوت کا روز کھان گیا یقین کہ تو ساحر و مکار جی اور کہا کرتا جی انتہی
 عید کے دن شکر دہن سے کیا کہ تم مجھ گمان مت کرو کہ میں زمین پر پلاپ کرتا آیا ہوں
 سچ جی میں بناپ کرنے والا نہیں بلکہ تلوار چلانے والا ہوں میں اس لئے آیا ہوں کہ رو
 او کے باپ سے اور بیٹے کو او کے مان سے اور عجب کو او کے سپاس سے خدا
 کروں انتہی یہ ان باتوں سے معلوم ہوا کہ عید کے بتلایا نکلا کرتا تھا اور بڑا ظالم
 اور غصہ بھی تھا جو لوگوں میں بغیر ڈلنے اور تلوار چلانے آیا تھا : واہ امتی کہتے ہیں
 کرنے آیا تھا اور کتاب کہتی ہے فساد ڈلنے اور ادھن کتب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ
 لوگ عجز دھونڈتے ہیں سوشیر اور احترام زائد ہوتے ہیں پس تم شہر
 یا حرامی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجز دھونڈتے ہو اور انکار کرتے ہو بھلا اب
 عیسیٰ پر انکار عجز کا اور ظلم ثابت کیوں نہیں کرتے جو دوسروں کے لئے ہو کیا جواب
 اپنے افاکے حال پر نظر نہ کرنا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر محبت نہ کرنا یہ بھی
 مثل جی کہ الٹا چور کو توال کو دندے غرض تم محمد علیہ السلام کا عجز دھونڈتے ہو

نہیں جانتے ہو محمد علیہ السلام وہ ہے کہ خلقت میں کل کائنات کے
 اول اور ظہور میں سب بنیوں کے آخر اس لئے اور اس کا لقب ختم المرسلین
 ہوا اور جب اللہ تعالیٰ نے آدم کے جسم کو اپنے یہ قدرت سے بنایا
 اور اس میں روح کو داخل کیا تب آدم نے آنکھ کھولی تو کیا دیکھتا ہے کہ کلمہ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عرش اور کرسی اور بہشت
 کے درپر لکھا ہوا ہے تب اسے حیرت سے کہہ اے میرے خالق مجھ کو کون
 ہے جو تیرے نام کے ساتھ اسکا نام ہے کیا یہ مجھ سے پیدا شد میں اول ہے
 تب خدا تعالیٰ نے اس کو کھانا پہنچا اور کل کائنات میں ہوا اول ہوا آخر ہے
 اور اس کو میں تیرے اولاد میں دو گنا وہ آخر زمانہ کا بنی اور تمام انبیاء و ناسر دار
 ہوگا تو اپنے منہ سے رکنہ اور شکر کہہ اے ایسا نبی تیرے اولاد میں آیا تب آدم
 نمونہ ہوا اور شکر کیا غرض محمد علیہ السلام کے بعد سے نام ہیں بلکہ حق نام اللہ
 ہیں اس لئے نام محمد علیہ السلام کے بھی ہیں چنانچہ اون ناموں سے
 نور الانوار ذوالکلیف ذوالجلال ذوالکرم ذوالعز ذوالقدر ذوالجبر ذوالکرم
 نام ہے کل نور اس نور سے اور سب روحیں اس روح سے
 اور جمع ہر ذی اس ہر ذی سے اور تعینات اس تعین سے
 یہ ابوت اس لئے محمد علیہ السلام نے یہ اَمَّا مِنْ نَفْسِهِ
 وَكُلِّ شَيْءٍ مِنْ نَفْسِي نہ فرمایا ہے میں نور سے اقدس
 ہوں اور تمام شے میرے نور سے اور وہی نور محمد ہی علیہ السلام پر ایک جبر
 میں جو اس کے ساتھ رہتا ہے یہ کوئی اسے نہیں دیکھتا اور نہیں جانتا مگر جو

کے دیکھتے ہمارے مین سوا اس کے نظارہ میں پیش ہے جن اور اسے
 اول سے ہر تین نے اپنی اپنی اس تعداد موافق بسم و صفت لیا کہ عین علی السلام
 کہیں عیسیٰ علیہ السلام کہیں ابراہیم علیہ السلام کہیں یعقوب علیہ السلام وغیرہ نام پایا آخر وہ
 خود موجود ہو خاتم انبیا اعلیٰ علیہ السلام ایک ختم ہے کہ ہزاروں ذال بابت پول بھلے ہو
 ہیں اور بر صفت کا نام علامہ پایا جاتا ہے پر تحقیق اس کی بر صفت میں نہان حکماء
 وہی موجود ہوتا ہے اور جیسے کہ پیغمبروں کی ازواج اور ملائکہ مقربین کو جو خبر صحیح
 خدا کے طرف سے لوگوں کو پیغام پہنچاتے اور گناہوں سے پاک مبرا رہنے کی حجت ہے
 روح صدق و روح قدس ہیں ویسا ہی محمد علیہ السلام نے ہیں بسبب نصیب غنی مہربانی
 اور حصہ میں کے روح صدق و روح قدس نام پایا و اگر نہ وہی روح الارواح اور تین اول
 ہی پس یہ روح صدق و روح قدس وہی فار قلیط ہے جو سچے حار یوں سے اس کے
 اینجا وعدہ کیا تھا دیکھتے یہ ایک شخص اور کیسی اس کی شان ہے چنانچہ یوحنا کی انجیل کے
 چودہویں باب میں ۱۶ سط ۱۹ سط تک لکھا ہے وہ یہ ہے کہ میں اپنے باپ سے
 درخواست کروں گا کہ وہ تینوں کو اور کچھ لکھا جواب دے کہ تمہارے ساتھ رہے
 یعنی روح صدق جب کہ دنیا قبول نہیں کر سکتی کہ چونکہ نہ اسے دیکھتے اور نہ اسے مان
 میں ایلین تم اویسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہا ہے اور تم میں موجود
 میں تین تین پیغمبر چھوڑوں گا میں تمہارے پاس آؤں گا اب تمہاری رہے کہ دنیا میں
 انتہی اور وہی جائے اس باب میں ۲۶ سط اس مطلب لکھا ہے
 وہ ہے کہ دلیل روح قدس جسے اب یہی نام ہے ہے وہ ہے جس کے
 اور سب چیزیں جو کہہ کہ تھی تھیں وہی ہیں مالا لکھا آرام تھیں سے حار یوں اور اس

اس کا جس کے حار یوں کا نام ہے جو بعد تیسری کے نام کریم کا نام تمام حار یوں کا نام ہے

میں نے
ہواریوں کا
نام ۱۲
اس کے
یعنی فتنے
ہا ایک کڑا
اصطلاح کیا
یعنی پاک
کلیں گان
اور ہم
شیر میں ہے
البتہ کہ نام
جی اچھے کو
اروکی مذی سے
نیز کی طرف
سے کوئی
تعلق نہ ہو
استاد صاحب

ہو گیا کہ جو کہ اگر وہ جلی ہو تا اور میں کو اپنے روز بروز علاج و سدا
اوسکی بوت کی بنیاد میں میں اویں ای جانی اور میں اوسکا روز بروز کس
نرقی پاتا اور قائم رہتا اور تمام مقبروں کی پیغمبری اور رتبہ کیوں ثابت و ظاہر
ہوتے ۔ عیسوی کہنے لگا کہ سچ ہی فارقلیط یونانی بولی ہے جسکا ترجمہ شیع
اور سلی نے مارا اور وکیل بھی لیکن عیسوی اپنے حواریوں سے جو کیا تھا کہ ہمارا
میں ایک وکیل ہے روح قدس میرے نام سے بھیجا جائیگا اور وہ تمہیں تعلیم دیگا
سو وہ فارقلیط محمد کیونکر ہوا اگر ہوتا تو حواریوں کے جتنے رہتے تھے ایک آیا ہوتا تھا تو
چھ سو برس بعد حواریوں کے ظاہر ہوا اس صورت میں فارقلیط کہ حکا نام مسیح
وعدہ کیا تھا اچھا اور وہ زمانہ ہی پورا ہو گیا چنانچہ اعمال کی انجیل میں لکھا ہے دیکھ لو

محمدی کا جواب

سچ ہی یہ بیان اعمال کی انجیل میں دو سکراب کی ہر طرف سے ہر طرف لکھا ہے
وہ یہ ہے کہ ایک روز سب حواری اکٹھے تھے تب ناگاہ آسمان سے ایک آواز
کہ جیت بڑی شدت کی اندھی ہوتی ہے اور اس سے سارا گھر کہ جس میں وہ بیٹھے تھے
گوج گیا اور انہیں آتش کے زبانہ سے تفریق دکھائی دی اور انہیں سے ایک ہار
پر مٹی تب وہ سب روح قدس سے بھر گئی اور اجنبی جیہ روح نے اور انہیں
تلفظ بخشا بولنے لگے غرض اس روز قریب تین ہزار آدمی جان لائے جیسی
میں اس مضمون سے وہ فارقلیط کیا ہوا وہ تو ایک آواز نہ تھی کی اور انہیں زبان
سے تھی کہ سارا گھر گوج گیا تھا اگر فارقلیط وکیل ہے جس کا نام مسیح ہے
اپنے حواریوں سے وعدہ کیا تھا کہ بعد میرے نہیں لیکن میرے نام سے

جاسکا وہی ہوتا تو اللہ لوگوں میں آتا اور تعلیم دیتا اور رحمت اپنی تمام کرتا مگر لوگ
اوس ایمان لانے اور اس کے تابع دار بننے کیونکہ مقصود عیسیٰ کا یہ نہیں جو فارقلیط
فقط حواریوں کی تعلیم کے لئے بھیجا جاوے اور وہ ان کی تسلی کرے اور
سیکھے ہوئے سخن پھر یاد دلاوے اور روح قدس کا اصطلاح دیوے یعنی باطن
یا کرب اور اوہ نہیں آرام و قوت بخشے اور معتقد اپنا کر دے : واد
کیا حواریوں نے عیسیٰ سے تعلیم نہیں پائی تھی یا ان کی تسلی نہیں ہوئی تھی یا
سیکھے ہوئے باتیں سب بھول گئے تھے یا آرام و قوت ایمان کی نہیں رکھتے
تھے یا روح قدس کا اصطلاح نہیں پائے تھے یا اعتقاد عیسیٰ پر نہیں رکھتے جو عیسیٰ نے
ابھین کے لئے بھیجا تھا فقط جعلی بات ہی اور اس میں بہت سی نقصانات پائے
جاتے ہیں قطع نظر اوں نقصانات کے اول تو عیسیٰ کی تعلیم یہ چرچا تھا ہی دوسرا حواری یا
تھہرتے ہیں اس لئے کہ مدت تک عیسیٰ کی شادی کی اور پھر ناقص رکھ کر بعد دوسرے سے
کامل ہوئے اور اجنبی بولی بولنے لگے کہ جس سے قریب تین ہزار آدمی ایمان لئے اور عیسیٰ
بن گئے یہ عجیب بات ہے کہ جب عیسیٰ جتنے تھے اور حیرتے باتیں تھیں تب ویسے ایمان نہیں لائے بلکہ
کوڑے اور سونٹے مارتے تھے کیا بعد موئے کے اوس اجنبی بولی بولنے پر ایمان اور عیسوی بن گئے
یہ بات کچھ عجیب نہیں پائی جاتی ہے صرف بناوٹ ہے بلکہ مقصود عیسیٰ کا یہ تھا کہ فارقلیط
تہمین یعنی تم لوگوں کو کہ مراد اسے تابعین ہیں تعلیم دیکھا اس لئے تابعین لوگوں میں شبہ
کے بناتے ہیں اور اکثر ضعیف الایمان ہوتے ہیں تعلیم اوں کو ضرور تہرہ ہے حالانکہ حواری تو حواریوں
اور مصلحین تعلیم پائے جو بعد اوں تعلیم کی کیا حاجت تھی جن میں ان جلیلوں کے مضمون کچھ لکھ کر حواریوں
تعلیم نہ پہنچا جاتی جو غور کئے بلکہ یہ باتی جاتی ہے ایک بنی عظمت اور برتری سا اور شوکت والا اس کا

خدا کی طرف سے ان ستموٹ ساتھ عیسیٰ نے بھی پیدا ہوا اور لوگوں کو تعلیم کیا اور
 تعلیم عیسیٰ کی یاد دلوانا آرام دینا اور نوبت و سکین کشنا اور رنج و سکین کشنا
 دینا یعنی باطن پاک کرنا اور لوگ اس پر ایمان لانا اور ساری قوم کو سامنے
 میں گواہ عیسیٰ کے ہونا اور ابد تک ساتھ رہنا اور اس میں جھکا پڑا سردار کہلا کر اس سے
 آتش کے زبانہ جنگو تم نے روح قدس محمد ایاہے اور میں تو کوئی صفت اور صفیہ
 نہیں پائی جاتی پھر وہ فارقلیط کیوں کر ہو گا ایسی رہنمائی تو شطانی بھی ہوتی ہے
 وہ جب کسی پر آجاتا ہے تو اپنی سی کر بتاتا ہے اور بہت سی بولیاں بولنے لگا تا کہ کیا اس سے
 وہ فارقلیط ہی بن جاوے گا جیکہ وہ بڑا سردار اس جھانکا اور وکیل بھی تھا کا تھا تو قطع نظر ان
 ان باتوں کی جھلازمین پر تو آیا ہوتا تو لوگ دیکھ لیتے کہ وہ سیاہ تھا یا سفید تھا یا وہ سیاہ
 کیا خوف تھا جو ہوا ہے باتیں کر الگ چلا گیا اور لوگوں کو منکالت میں ڈال فقط تواریکوں اور
 انھوں نے شاید ایمان لھو دیا تھا دوبارہ ایمان بخشا یہ بات سخت بہلن جس کیونکہ جیسے ہی اللہ کے
 ہوئے آئے سب کے سب اس جہاں میں پیدا ہوئے اور علانیہ تعلیم دیتے گئے اور کچھ خوف
 نہیں کیا یہ عجب بنی خدا کا تھا جو لوگوں سے منہ چھپا پر وہ سے باتیں کر چکا تھا کیا وہ زمین
 و آئین بھی نہیں بتلایا عیسیٰ ہی کہے لگا وہ فارقلیط روح قدس عیسیٰ کے
 نام ہی سے ہوتا ہے کیوں کہ عیسیٰ نے کہا تھا کہ میرے نام سے جیسا چاہو اس کو بھی
 فارقلیط ہی اور اس کا نام عیسیٰ ہی تھا محمد کہنے لگا
 یہ تم نے کیونکر معلوم کیا کہ اس کا نام عیسیٰ ہی تھا عیسیٰ ہی کہے لگا وہ عیسیٰ کہہ گیا تھا کہ
 وکیل میرے نام سے بھیجا جائیگا تم اس کے منتظر رہو جب وہ آئے گا تو اس سے پوچھو
 اگر اسے اپنے ثبوت نبوت کے لیے نام بتلایا

محمد کا جو

ہر شخص کو
 اور اس کے

یہ بات بھی جانی ہوئی پانی جانی ہے کیونکہ جب اوستہ اپنا نام بتلایا ہوگا تو دین و آئین
 بھی بتلایا ہوگا اور کوئی کتاب بھی رکھ گیا ہوگا اس لیے کہ اوستہ کی نبوت تو ابد لگ قانم و دائم رہی
 بتلاؤ وہ کوئی دین اور کوئی مکتبہ اور کتاب کوئی دین اور کوئی مکتبہ پر
 چلتے ہو اگر تم اگلے عیسائی کے دین اور کتاب پر چلتے ہو تو اس عیسائی کے دین کے منکر ہوئے
 کافر ٹھہرتے اس لیے کہ عیسائی نے لگے ہی تمہیں سب طرح سے اوستہ کے آنے کی خبر دی تھی
 اور اگر تم اس عیسائی کے دین پر چلتے ہو تو پھر اگلے عیسائی کے کہنا نا کفر ہے اس لیے کہ دوسرے
 نبی کے آنے بعد اگلے کا عمل باطل ہوتا ہے عرض ان دونوں صورتوں میں تم پر کفر ثابت ہوتا ہے
 اگر تم کہتے ہو وہ فارقلیط خود عیسائی مسیح ہی تھا جو اس طور سے اورشلیم میں آوارہ یوں پر
 ظاہر ہو روح قدس کا اصطباغ دے چلا گیا یہ بات بھی صرف کئی اور کونسل کی پانی
 جاتی ہے کیونکہ یوحنا کی انجیل کے چودھویں باب میں کہ جسکا ذکر آگے ہو چکا ہے
 صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک وکیل یعنی نبی خدا کا سوا عیسائی کے ان صفتوں کے
 ساتھ جو عیسائی مسیح نے کہیں نہیں ہونا ضرور ہے اور اوستہ کے ساتھ یہ بھی معلوم
 ہوتا ہے کہ حواری قطع نظر ان باتوں کے روح قدس کا اصطباغ پا چکے تھے اس لیے کہ عیسائی
 نے حواریوں سے کہا تھا تم اوستہ جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تم
 میں ہو ویسا لیکن دنیا اوستہ قبول کر نہیں سکے کیونکہ اوستہ دیکھتے نہیں اور اوستہ
 جانتے ہیں تو پھر عیسائی مسیح فارقلیط بن کر حواریوں کے اصطباغ اور تعلیم دینے کے
 لیے کیونکہ آیا ہوگا کہ جس سے اوستہ کی تعلیم پر حرف آتا ہے اور اگلی تعلیم
 ناقص ٹھہرتی ہے تب وہ ساکت ہو گیا اور کچھ نہ بن آئی

عیسوی کا سوال

جو خط کے برابر تھا سو کبوتر کے برابر ہو کر آسمان سے ایک انرا ہو گا جو نوشتہ میں لکھا ہے
 درمیان میں سوئے ہوئے مردوں کو کبوتر کی طرح چھوٹا کر دیا جائے گا
 سب میں لکھا ہو گا اور مٹی کی انجیل کے اونیسویں باب میں جہنم طلاق اور نکاح
 اور حیات جاودانی اور ترک مال کا بیان لکھا ہے سو یہ ہے کہ دولت مند آدمی کو
 آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا بہت دشوار ہے لیکن سونی کے ناکے سے
 اونٹ کا گذرنا آسان تر ہے۔ بھلا جب اون سب باتوں میں
 شک نہیں تو اس بات میں کب شک ہو گا سبحان اللہ ان باتوں کا اعتقاد رکھنا
 اور اس کا انکار کرنا عیسوی کہنے لگا یہ تمہاری

دلیل ممکن پائی جاتی ہے پر ہماری عقل میں نہیں آتی

محمدی کا جواب

سیح کا بے پدر ہونا اور روح قدس کو برابر ہو جانا کیا تمہاری عقل میں آیا اس سے
 معلوم ہوا کہ خدا کی خدائی تمہاری عقل اور اعتقاد کے موافق ہو تو صحیح ہے نہیں تو اس کی
 خدائی میں شک ہے معاذ اللہ یہ دعویٰ تمہارا خدا کے ساتھ ہے اور خدا سے دعویٰ
 کرنے والا مشرک و بے دین ہے پس تم پر ہے مسئلہ بے دین ہو جو اپنی عقل اور
 اعتقاد کے در پی سو کے خدا کی خدائی میں شک لاتے ہو عیسوی کہنے لگا

کیا ہماری بے دینی ہی معلوم ہوئی

محمدی کا جواب

اگر میں کہوں تو تم ابھی غصہ میں آؤ گے اور اسے کہا دین آئین کی گستاخی میں غصہ
 نہ کیا ورنہ جو بیان کر دیتا ہے کہ تم میں شر و ایمان داری کے مطلق نہیں

ہاں جاتی ہیں نہ تہا یہ دہیان دست ہی نہ عینہ و نہ عدل و انصاف نہ سخاوت
نہ بازی نہ طہارت نہ عبادت اول شہ طہرہ ہی کہ خدا کو نہ واحد جانے اور نہ ہی کہ کسی
سہ تہا یہ اعتقاد میں تین خدا ثابت ہیں جو کائن پر پر میں ہمارے کے کہا ہے جس کا
ہولی گوشت یعنی باپ بیٹا روح قدس دوسرا شہ طہرہ عدل و انصاف اور سکھ
تو اپنی کٹی چڑی سے جس میں اپنی منفعت کثرہ اور لوگوں کا نقصان عظیم ہو وی
سوا صورت سے مقرر کیا ہے کہ اگر کوئی معاملہ داد و ستد کا سپریم کورٹ میں
جہاں سند عدالت عیسوی کی بھی جاتی ہے رجوع کرے تو ادا وہ شخص کورٹ کا خارج
یعنی نوٹیس اور لائٹ اور باسٹرا اور گواہ لینے وغیرہ کی فی موافق قرار داد کے دہر دے
بشرطیکہ قضاہ اس کا سو جن سے زیادہ نہ ہو وی اگرچہ چوٹی کورٹ میں رجوع
کرے تو پہلے اور دوسرے سمن کے دس فلم تیسرے کے بارہ چہر اسی کے دو گواہ کے چار
دو کرٹے یعنی فیصلے کے آدھی ہیں سے زیادہ دیا چاہئے بشرطیکہ قضاہ ایک فلم سے
پانچہ جن تک ہو وی جب اس سے بڑھ کر تو تک ہو وی تو ایسے بقدر شرح کا
بوجھ لیجئے اگر کوئی چھ نہ دے سکے تو اس کا قضاہ نامسموع ہوتا ہے اور جس میں
جہاں قضاہ مارا ماری کا فیصلہ پایا ہے اس کا تو کچھ اور ہی حال ہے کہ جب کوئی مار
کھا یا ہوا شخص فریاد کیا چاہے تو سمن کے تین فلم اور چہر اسی کے دو دینے ضرور ہیں
اور فیصلے کے وقت کسی ایک سے اپنے حسب مرضی گھنگاری ایک تو تک خود
منصف مانگ لیتے ہیں اگر کوئی بیچارہ غریب دینے میں معذرت و عذر درپیش
لا وی تو اس کا مضاعف ہو جاتا ہے نہیں تو اس پر دو تین دہن دے
ہیں اگر کسی نے دیا تو وہ پیاد داخل سرکار فیض آثار ہو جائیگا و احد ہر عدالت

نہیں پائی جاتی بلکہ ایک دوکان دغا بازی اور خاست گری کی ہے :۔ قیس
 شرط سخاوت اور راست بازی اول کو تو ایسا جان لیوے کہ پیسہ سولے چرخ اپنے
 کھانے پینے اور لباس سے رخ و سفید کے اور جمع کرنے کے کسی محتاج کے دینے میں صرف
 نہ ہو بلکہ محتاجوں سے انکار کریں اور دوسرے کو ایسا کہ جب کسی امیر یا غریب سے
 کچھ فائدہ پاویں تو اپنے عرض کے وقت اس سے عہد و پیمان باقرار سلوک و مروت
 کرتے ہیں اور عرض ملے بعد وفا کے بدلے حریف بن جاتے ہیں :۔ چوتھا شرط طہارت
 اور سکا تو عجب کچھ حال ہے کہ جب کسی کو حالت احلام یا جنابت کی ہو تو اویسے
 غسل ضرور نہیں بلکہ ہمیشہ جلے ضرور کے وقت آبدست ہی نہیں لیت اور کھتے ہیں
 کہ سر کا غلغلہ کفایت کرتا ہے اگرچہ وہ کاغذ ورق انجیل کا ہو یا کسی اور کتاب کا اس سے
 کہ وہ انجیل اپنے ہی ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے کچھ خدائے تو ماتہ کی تو لکھی ہوئی نہیں وائے
 پڑیں دین داری پر پھر انجیل کو ایمان جان کر اسے قسم بھی کھاتے ہیں :۔ پانچواں شرط
 عبادت سوا کسی خرابی پر ہے کہ نماز و روزہ کو فحل اوقات اور قصور عقل سمجھ کے مطلق
 ترک کر دیا مگر برائے نام نماز ایک روز اتوار کا مقرر کیا سوا کو بھی طہارت کچھ نہیں یعنی
 مطلقاً نہیں جس حال میں چاہئے اور جس حال میں نماز پڑھ لیجئے افسوس کہ انسان
 اشرف المخلوقات ہو کے حیوانوں کی صفت اختیار کریں نہ نہادین نہ دھوویں نہ آبد
 لیویں اور حرام حلال میں امتیاز کریں اور جو چیزیں انہوں کے یہاں حرام ہوویں اور
 جو بازا و قصاص کے بیان نجس چیزیں کہیں ہو کھا لیویں بھلا ہم تم سے پوچھتے ہیں کیا
 عیسیٰ کی دینداری اور ایمان دارنی ایسی ہی اور اسے کورت کا خرچ و لیا ہی
 مقرر کیا تھا کہ بن پیسہ لئے کسی کی فریادی نہ سنتا تھا یا قصینہ فیصلہ کر کر دام لیتا تھا

یا پس جمع کرنا تھا یا جمع کرنے کا حکم کیا تھا یا آپ کو چنانچہ کو نہ دیا جسے
 کرتا تھا اور جس سے فائدہ پاویں اسکا دشمن ہوتا تھا یا جس کیس تھا اور اسکا حکم
 غل نہ کرتا تھا یا بخل کے ورق سے نجات پاک کر اور اس قسم لکھنا تھا اور
 نماز ایک روز پڑھنا تھا یا روزہ مطلق ترک کر دیتا تھا اور سور یا حرام و مردود چیزیں
 سب کھا جانا تھا یا داری موچہ مند و بغل اور ناک اور زیر ناف کے بال کو
 چھوڑ دیتا تھا اور ختنہ کروانے کو منع کیا تھا اور حکام کیا تھا کہ حاملہ عورت کو داکٹر
 جناوے یا کفشت کی سب تمام عورات بناو کر مجلس میں مردوں کے ساتھ
 ناچا کریں اور غیر مردوں سے بغل گیر ہو محفوظ نفس اپنا یا لکھ لیکر حاصل کریں اور
 اور شوہر اپنے بیٹھے تماشے دیکھیں جو تمہیں ان سب باتوں کو اختیار کیا اور اپنا
 دستور عمل بھرا یا قطع نظر تمہاری اس دنیاوی اور ایمان داری کے کہو یا اپنے
 جی کہ کسی حیوان میں بھی نہیں مثلاً ایک مرغ اپنی مادہ کی طرف کسی مرغ کو
 مایل دیکھتا ہے تو گوار نہیں رکھتا بلکہ اس سے لڑتا ہے اور تم عجب انسان
 کہ اپنی بیسیوں کیتیں غیر مردوں کے ساتھ بغل گیر دیکھتے ہو تو نہیں شرماتے
 بلکہ خوش ہوتے ہو اس لئے کہ عورت مانند ہول کے ہے جو چاہے سو لوگوں
 افسوس ہے کہ عیسیٰ نے تو ایسا فرمایا نہ ہو گا کیونکہ اس نے آگے ہی خبر دی تھی
 کہ تم لوگ جھوٹے معلموں کے دائم آؤ گے اور بدعتیں ایجاد کرو گے چنانچہ
 نیوٹنٹ میں بطرس کے مکتوب کے دو سر باب جس میں جھوٹے
 معلموں کا باب ہے پہلی طرح سے دوسری طرح لکھا ہے وہ ہے کہ
 جھوٹے نبی بھی اس قوم میں تھے چنانچہ جھوٹے معلم تم میں ہی ہوں گے

روانے رستے میں اور ملا کی ایجاد کرینگے اور اس آقا کا جس نے ادھین مول لیا انکا
 کرینگے اور آپ کو محل خراب کرینگے اور بھت سے لوگ انکے فسادوں کی پیروی
 کرینگے اور انکے باعث سے راہ راست کی مذمت کی جاگی اور وہ بھلی باتوں کو چھوڑ
 اپنے نفع کے باعث تلو اپنی پیروی بتائینگے انتہی یقین ہے کہ تم انہیں جوئے معلوم
 خراب کئے ہوئے ہو اور یہ قول و فعل تمہارا صرف گمراہی ہے اور کفر فریب نام عیسائی
 کام تمہارا ہے

عیسوی کئے لگا میں ان باتوں کا جواب کل پادری سے پوچھ دو نکاح اب مجھے
 رخصت دیجئے عرض چلا گیا اور وہ سب روز اپنے قرار پر بھر آیا اور بیٹھ کر کئے لگا
 ہمارے نیوٹنٹ میں لکھا ہے کہ پاکی بدن کی اور اعمال ظاہر کچھ کام کے نہیں
 بلکہ پاکی دل کی ہے دیکھو تو اگر ابراہیم علموں سے راست باز گناہاتو اسیے فخر کی کعبہ
 نہ تھی بس کن خدا پر ایمان لانے سے اسکی راست بازی بھری اور مزدور کو
 مزدوری دینا بخشش نہیں بلکہ ادائے دین ہے پروہ جو کام نہیں کرتا بلکہ اوسپر گناہ
 راست بار دین شہ مار کرتا ہے ایمان لاتا ہے اوسکی ایمان راست بازوں میں گنا
 جاتا ہے انتہی پس جبکہ ہم عیسائی پر ایمان لائے تب ہی سے ہمارا دل پاک ہو گیا
 اس لئے آئینہ طہارت بدنی اور عمل ظاہر کو چھوڑ دیا محمدی کا جواب
 جب تک جسکا ظاہر ناپاک ہووے اوسکا باطن کیسا پاک ہوگا کہ ظاہر نہ پستی
 تو باطن کجا دل تو اگرچہ ایک آئینہ نورانی اہل ہی سے پاک و صفاتاً لیکن اوسکا
 نفس جسم خاکی کے ساتھ ہوا تب ہی سے اس پر زنگ کہ ورت اگیا اور وہ
 رنگ فقط ایمان سے بدون طہارت اور عمل شری کے دور نہیں ہو سکتا اگر ضرور ایمان سے

ایک ہوتا تو پھر شیطان کی بیکر ناپاک شہر لیا اس لیے کہ وہ بھی دوسرا زمانہ لانا ہی
 پس دیکھو کہ لازم ہے کہ اول خدا اور رسول پر ایمان لائیں بعد اُس کے ان کے امور بھی
 پر عمل کریں وگرنہ ایمان پے عمل مردہ ہے اس لیے جنت بھی اللہ کے ہونے لگے
 سب تصفیہ قلب و تزکیہ نفس یعنی صفائی و کلی اور پاکی جسم کی تعلیم دے گئے
 چنانچہ نیو شہادت میں بھی یعقوب کے مکتوب کی دوسرے باب میں جس میں ظاہر ہے
 اور ایمان پے عمل مردے کا بیان لکھا ہوا ہے وہ یہ ہے جس سے رحم نہ کیا ہو سکا
 انصاف کے رحمی سے ہو گا اور رحم عدل پر فخر کرتا ہے اسی میرے بھائیو اگر کوئی کہے
 کہ ایمان دار ہوں اور عمل نہ کرے تو کیا فائدہ کیا ایمان اسکو بچا سکتا ہے اگر کہ فی
 بھائی یا نہیں کہے کہ سلامت جاؤ اگر ماکرم اور سیر ہو اور وہ چیز کہ جسکا بدن محتاج
 ہے اوغین نہ دے تو کیا حاصل سیطرچ اگر ایمان کے ساتھ عمل ہو تو وہ فی الحقیقت
 مردہ ہے شاید کوئی کہے کہ تجھ میں ایمان اور مجھ میں عمل پس تو اپنا ایمان علموں سے
 مجھے دکھا اور میں اپنے علموں سے اپنا ایمان تجھے دکھاؤں تو ایمان لاتا ہے کہ نہ ایک نہ
 بھلا کرتا ہے شیطان بھی ایمان لاتا ہے اور کاپتا ہے پر ای دہ آدمی کیا تجھ کو کیسے معلوم
 ہو گا کہ ایمان بے عمل مردہ ہے کیا ہمارا باپ 'ابراہیم' اپنے میٹے اسحاق کو قربان نگاہ لا کے
 علموں سے راست بار نہیں تھے اسود کیستہ ہے کہ ایمان نے اس کے علموں کے ساتھ کام کیا
 اور علموں سے ایمان کا ہوا اور اس کتاب میں جو کہتے ہیں کہ ابراہیم خدا پر ایمان لایا اور وہ اس کے
 لیے راست بازی تھہری اور اسکا حلیل اللہ کہنا ناپورا ہوا ہم دیکھتے ہو کہ آدمی علموں سے کہ نہائی
 ایمان سے راست باز تھہرتا ہے سیطرچ سے راجاب جو رائے تھی جسے جاسوس علی عثمان کی
 اور اوغین دوسرے راہ سے باہر کر دیا راست باز تھہری سو جس طرح میں نے بیان

مردہ کی طرح ایمان پے عمل مردہ ہے انتہی اور پوچھا کہ مٹو کے تیسے ماکے تو انکو
 صفحہ میں مسطر سے ۹ سطر تک لکھا ہے وہ یہ ہے کہ خدا کا مینا بیٹے عیسیٰ ملتے ہی
 نے ظاہر ہوا کہ اہل کس علیہ کو نابود کرے انتہی پس یہ اعمال تمہارے انسانی میں
 باحقانی عیسائی میں یا شیطان خوب سوچ غصے کو تھو کو اور جواب دو *
 عیسوی بھنگل کے جھٹ سوال کیا کہ مسلمان لوگ محرم میں علم کھڑا کرتے اور تعزیے بناتے
 اور پرستش کرتے روشنی کرتے اور عیسوی بدل کے کو مٹے بدعت دے حیا و بے
 شرم جانے میں پھر کیوں کہتے ہیں * بت پرستی اور سکھ کہتے ہیں کہ خدا اور
 رسول کے مقابلے میں شبہ کھڑے کر کے پوجے اور کہے کہ تو ہمارا سوا اور حق تعالیٰ میں تو صرف
 فاتحہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی کرتے ہیں جسے اور بزرگوں کی فاتحہ اور مہینوں میں
 کرتے ہیں یہ کچھ بت پرستی نہیں حسین غلغلہ بایان ہووے اگر کہیں کہ پھر علم کھڑا
 کرنا کیا ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت امام علیہ السلام نے یزیدوں کے ساتھ
 جنگ کیا تھا تو اسوقت آپ کے لشکر میں علم یعنی نشان جیسے اور لشکر و نہیں ہوتا تھا
 تھا جب محرم کے دس دن تک انکی فاتحہ کرنا محتاجوں کو کھانا کھلانا اور ان کے نام پر خیرات
 کرنا موجب سنات کا بلکہ ضروریات ہی بت علم کھڑا کرے تا معلوم ہووے کہ یہ فاتحہ فلاں کی
 ہے جو جنگ میں شہید ہوا تھا لیکن بدعت دے کرتے ہیں جیسی کہ رنگ و روشنی کرنا
 اور سکڑوں روپیہ لگا کر تعزیے بنانا اور پھر اسکو توڑنا یہ کچھ حسنات نہیں بلکہ وہ
 پیسہ اسراف ہے دگر نہ محرم کی فاتحہ کرنا منع نہیں اور دے جو محرم میں بھیجیں بدلتے
 ہیں اسکی یہ وجہ ہے کہ سب دوست احباب قدیم سے کھارونکا دانا انکی مسلمان
 انکو اولاد ہونے لگی اور محبت کھارون کے ساتھ پڑی اور حرکات ناشائستہ اور

سوانک و بونگ ان کھارو کی دیکھنے لگے تب باہلوں سے از رو سے قسم اور انکے
 اونکی چال آپ بھی اختیاری کرکودنا بھانڈا اور ہمیں دانا شروع کیا کہ آج تک وہی طور
 جاری ہے بخلاف ان کے تم عیسوی ادنیٰ اعلیٰ صاحب علم صاحب عقل مصلیٰ و مری
 وغیرہ سبکے سب مشرک و بت پرست میں کوئی اعتقادی کوئی اعلیٰ الٰہی شکر ہر دو میں
 و گتیز میں جو جان بروں پست پاوری لفظ میان اور ایذا لڑی یعنی بت پرستی کا
 بیان لکھا ہے سو دیکھ لیجئے چنانچہ ایک فرقہ اوسکے ملک کا ہے کہ وہ اپنے دیولوں میں
 جہان ناز خدا کی پرستے ہیں و مان شیشیہ کی اور اونکی مان حضرت بی بی مریم کی کھڑی کر کے
 پرستش کرتے ہیں اور جسکو خدا کا بیٹا ٹھہرایا ہے سوا اوسکی تصویر در و دیوار پر لگھا میخیں
 مارنے میں اگرچہ تمہارے عقیدے موافق یہودیوں نے ایک بار ایسا کیا تھا پر تم سبکے
 سب بروں کر کے اور لوگوں کو بتلاتے ہو کہ یہ عیسی ہمارے خدا کا بیٹا ہے اور
 میخیں کھانے ہوئے ہیں اور ریحار میشت ایک فرقہ ہے کہ دے لوگ بت پرستی کا
 انکار رکھتے ہیں اور اپنے دیولوں میں انجیل پرستے ہیں سوان کے دیولوں میں بھی تصویریں
 موجود ہیں اور فرمیںشت ایک فرقہ ہے کہ وہ بھی اپنے دیول میں ناز کے لئے نہیں جاتے
 اور نہ ناز پرستے ہیں مگر انکار طریقتہ ہی بیار ہے کہ ایک مکان شین بنوار دشتی سے
 آراستہ کر سب فرمیںشت والے و مان جمع ہوتے ہیں تو ایک ان میں سے اونٹھ
 کر سب ہون کا لباس اتار ایک بالشت کا ٹکڑا اتارنے کا اونکی کہے باندھتا ہے کہ حسین
 اونکا سامنا چھپے اور پیچھا کھلا رہے پھر وہ تھوڑی سی ماراں کے چوڑوں پر مار کے کھولیں
 علم کسی چوٹیں یا تھوٹیں دے برادر برادر کہتا ہے من بعد اونکا پادری اگر ایک صندوق
 کھول پتہ بیان نکال ایک پتلا آدمی کی شکل کا اوس صندوق پر جاتا ہے اور کہہ ٹھیک کہیں

چاروں سوئے ہوئے گھٹے کو موگری سے مارنا ہے تو وہ پٹلا کھڑا ہوتا ہے جو تلوار میں
 لے ہوئے گھڑے رہتے ہیں سب کے سب اوس چیلے کی پرستش کر کے اوسکو تلوار میں
 مار کر گرا دالتے ہیں پھر اوسکو جوڑ کر کچھ کچھ پرستے ہیں غرض اس صورت سے مار توڑتے ہیں
 کو صندوق میں ڈال مقل کر کچھ ایس میں نہ بولتے نہ چالتے برادر برادر کہتے ہوئے باہر
 نکلے ہیں مگر یہ بھیج کسی کو کہتے ہیں اور اوسکی بہت حفاظت کرتے ہیں بلکہ کوئی اطلاع انکے
 دوٹان جلنے چاہتا ہے تو اوسکو تلوار سے مار دالتے ہیں اگرچہ وہ کیسا ہی برا ہو
 اگر کوئی پوچھے کہ تم میں طریقہ بد چلن کیا ہے تو اوسکو بتاتے ہیں کہ طریقہ ہمارا نہیں بلکہ
 یعقوب کی امت کا ہے اسی نصف مزاج یہ سب چال چلن ایمان داروں کی ہے یا بے
 ایمانوں کی خوب غور کیجئے اور سواؤسکے تمامی سردار ادنیٰ و اعلیٰ صاحب عقل اور اہل فراست
 سب کے سب کشت کی سب بھیس بدل کے کوئی امیر کوئی فقیر کوئی چوہدار کوئی نقیب
 کوئی بہات کوئی کلاؤس کوئی مغل کوئی پٹھان کوئی سپاہی کوئی جوگی کوئی اور کچھ بتا ہے
 علی ہذا القیاس عورتیں بھی اپنا بھیس بدل اچھی اچھی پوشاکیں رزق برق کی پھر شراب
 پیست ہونا چاہتی ہیں تو ایک اندر کا اکھاڑا پایا جاتا ہے غرض کوئی کسی کو پہچان نہیں
 سکتا ایک ایک کو لے لیتا ہے اور بغل گیر ہو جاتا ہے تو پھر سب کے سب مارے خوشی
 کے پھول جلتے ہیں اور قہقہہ مارتے ہیں تم ان حرکتوں کو بدعت دے دینا وہ بے شرعی
 نہیں سمجھتے یہ وہی مشل ہے کہ نادان پرانے عیسوی غصہ ہو کر کہنے لگا مسلمان
 اپنے عورتوں پر بے اعتماد ہو اور عصمت پر بھروسہ نہ کر پر وہ کرتے ہیں اور ہم اپنی
 عورتوں پر اعتماد رکھتے ہیں اس لیے پردہ نہیں کرتے *

محمدی کا جواب

جب یہ دو شبیں عورت پر گمان نہ تھیں تو انہیں غیروہوں کے ساتھ لے کر
تین ڈاریوں اور تین بیہوشی میں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
نظر اس کے اعتماد اور کما کر ماعتل سے بھیجی کیونکہ اکثر مکہ و قریب اور قریب و قریب
ہوتے ہیں چنانچہ سارے یہاں بنی یعقوب کی بیوہ تھی جو اس کے ساتھ وہاں
خلوت کر کے بچے جوڑوان جنی ایک نام فاس رکھا اور دو سال کا زمانہ اس کا قصبہ
توریت کے سفر الحاقیہ میں موجود ہے اور رباب زانیہ شہر قریب اس کا قصبہ یوسن اور
کے سفر میں رقوم ہے اور راعوت مواب کی اولاد میں تھی مواب کو علیہ السلام کی بیٹی تھی
اپنے باپ سے مباشرت کر راعوت کو جنی بھتیجہ ہی توریت کے سفر الحاقیہ میں لایا
اور یا کی جوڑوا اور یا کی ہوتے داود علیہ السلام کے نکاح میں گئی یہ قصبہ اخبار الایام میں
ہے دیکھ لیجئے کہ یہ سب عورتیں نبی کریم رضی اللہ عنہا کی دادیان ہوتی ہیں یہ سب
صورت تمہارا خضر اور دعویٰ کرنا صرف بجا معلوم ہوتا ہے خوب سوچو اور سمجھو اور جب
مسلمانوں نے دیکھا کہ اکثر قوم کی عورتیں بے پردگی کی جھٹ سے خراب ہو جاتی ہیں
تب انہوں نے اپنے عورتوں کو چھپانا اختیار کیا تا ان جیسے خراب نہ ہوں
وہ لا جواب ہو دم نہ مار سکا

عیسیٰ کا سوال
بتلاؤ اس کا کیا سبب ہو گا کہ جب محمد نے حق القہ کیا تب چاند مبارک ملکوں میں نظر آیا
اور ہمارے ملکوں میں نہیں ضرور تھا کہ وہاں ہی نظر آویں
محمدی کا جواب
سبب اس کا یہ ہے کہ خبر یہ کہ معظمہ وہ نہ منورہ وغیرہ غلط استوایت میں درج ہے اور جو
اور پانچویں حصہ ہر واقع ہوئے ہیں وہاں کا روز سوا قیرہ گھنٹوں کا بھی اور ملا درجہ اور

اور بارہ اور علیہ السلام کی جوڑواست

ملازم اور اس کے متعلق خط استوائی اور شمالی درجہ واقع ہوئے
 ہیں دن کار و زراعت پذیرہ گھنٹوں کا ہے اور روس اور برٹش شہر زم کے
 اور شمال اور اس کے متعلق خط استوائی میں تالیس درجہ اور دسویں حصہ
 واقع ہوئے ہیں دن کار و زراعت پذیرہ گھنٹوں کا ہے اور جب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
 وغیرہ میں آفتاب غروب ہوتا ہے تو ہمارے ملکوں میں کھین ڈیر کھٹا اور کھین دو
 گھنٹے دن باقی رہتا ہے اور وہاں جب دو گھنٹے رات ہوتی ہے تب تمہاری
 ملکوں میں شام پڑتی ہے علی بنہ القیاس بہت ملکوں میں ایسی تفرقہ ہوتا ہے پس
 شیخ القم جو وقت نماز مغرب ہوا تھا سو تمہارے شہر و نیک یا دیگا مگر جو شہر کہ نزدیک
 خط استوائی واقع ہوئے ہیں دن البتہ نظر ایگا : حیونی کہنے لگا بات تو راست معلوم
 ہوتی ہے بھلا ہندوستان کے ملک میں جو خط استوائی سے نزدیک ہے جب ملکوں کو
 نظر آیا تو چند دن کو کیوں نظر نہیں آیا کہ کسی ایک نے یہی اپنی کتاب میں نہیں لکھا کہ فلاں
 سال فلاں دور شمس القم ہوا تھا محمدیکا جواب : بھلا میں نے اپنی کتاب کو
 جو لکھا ہے سوا کے کو کب مانتے ہو جو ہندو کی سنا کو مانو گے کہ دیکھنے کو یوش بن
 کی کتاب میں دسویں فصل کے بارہویں فقرے سے تیرہویں فقرے تک لکھا ہوا ہے
 کہ یوش بنی بیٹانوں کا بنی اسرائیل کے دو بیرو والیوں اور جیہوں کی لڑائی پر چاند اور
 سورج دونوں کامل ایک روز آسمان پر کھڑے ہو یا تیار ہان تک کہ پروردگار نے ایک
 دشمنوں سے بدلایا کیا لکھا نہیں ہے جاشیر کی کتاب یہودیوں کی تاریخ میں چاند اور
 سورج دونوں کامل ایک روز کھڑے رہ گئے تھے غروب نہیں ہوئے تھے امتہی اور احماس
 فصل میں اشعیاء بنی کی کتاب کے پچیسویں فصل میں سفر ویسی سے اخبار الملوک لکھا ہے کہ اشعیاء

ایک مقام پر فلک لکھا ہے
 اور پچیسویں فصل میں
 آدھے دن میں آدھے
 بلکہ جو یوش بنی

درجہ
 اور جیہوں دونوں

شامی مالکی
 شامی مالکی

منی کی دعا ہے اُن کا آسمان پر ہے دس چوبیس بجے بت گیا تھا آخر قیام ہوا
 کی شفا پانچ کی علامت ہوئی انتہی . حالانکہ باطل اور فاس اور یونان اور ہند کے
 رصد بندہ دن نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ فلانے برس اور فلانے وقت چاند اور سورج
 دونوں غروب نہ ہو کہ کامل ایک روز کھڑے رہ گئے تھے اور آفتاب و شمس رہتے تھے
 ہٹ گیا تھا پس ادھون کی نہ لکھتے تھے کیا وہ چاند اور سورج کا گھراؤ تھا اور آفتاب
 ہٹ جا باطل ہو گیا اور ہندو تو مشرک و منکر ایل ہیں نہ وہ کسی کی سزا کو مانتے
 ہیں نہ کسی بنی کو نہ انکو موسیٰ جس نے عیسیٰ کو فقط رام لچھن اور سیتا میں اگر
 وہ شق القمر دیکھیں یا اپنی کتابوں میں لکھا ہو پادوین تو بھی سب بے دینی
 اور مخالفت مذہب کے انکار کر سکتے ہیں اور اس لئے کہ کو اپنی کتاب سے
 بھی نکال دے سکتے ہیں جیسے یہودیوں نے عیسیٰ کی بنوت و رسالت کی خبر کو
 باوجود موسیٰ کے کہنے کے توریت سے جو کتاب الہی نکال ڈالا تھا اور کھٹے
 تھے کہ دیکھو تو توریت میں عیسیٰ کے آنے کی خبر مطلق نہیں پائی باقی یہی ہے
 کیونکہ ہم اس پر ایمان لاویں لیکن یہودیوں کے انکار سے عیسیٰ کی بنوت کچھ
 جھوٹی اور باطل نہیں ہوئی غرض جب مخالفت مذہب کی ہوتی ہے
 تو بے دینوں کو امتیاز حق و باطل کا نہیں رہتا اور بیان حق کتاب الہی سے
 نکالا جاتا ہے پس ہندو نے شق القمر کا انکار کرنا اور اپنی کتاب سے اسے
 بیان نکال ڈالنا کچھ بڑا کام نہیں کیونکہ جب کلام الہی کو اہل کتاب کتاب الہی سے
 نکال ڈالتے ہیں تو ہندو بے کتاب سے یہ بات کیا عجیب ہے کہ وہ
 عیسوی کا سوال نہ لکھ سکا

دینی کے پورے کتب خانے میں
 موجود ہے

بتلاؤں کے ہونا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوانح کے وقت تمام آسمانوں کا
اور صاف باغیچے کے پھل آئے تو پھوننا جسے کاتیا گرم تھا اس لئے کہ ہر ایک آسمان
عامداً تو پانچ سو برس کی راہ سے اور پھوننا گرم رہنا اور وقت راستہ کے جب
اوس سے جہان ہو مثلاً کوئی کہے کہ میں لند کو جاؤں تمام ملک کا سیر
وہاں کے بادشاہ سے مل چیر اپنے پھونے پر آیا تو پھوننا جسے کاتیا گرم

معاہدہ بات کیونکر پسند آدگی محمد کا جواب

شلا جب کوئی شخص خواہ میں شرق و مغرب کے ملکوں کو جاتا ہی اور سیر کرتا ہی
اور وہاں کے لوگوں سے ملتا ہوں اور پھر آتا ہی تو پھوننا اوس کا جسے
تیا گرم رہتا ہی بتلاؤ اوس کا سبب اور وہ کس طرح آیا اور کیا گیا ہوگا
پس معان سے سمجھ لیجئے کہ جب ہم گہنگا رخا کیون کو پہنچے سب سیر حاصل ہو
محمد علیہ السلام جو نبی اور نوری جسم کے ساتھ تھا یعنی حکم جہت سے
بے سایہ تھا تو اوس کو وہ سب سیر اتنا جلد حاصل ہونا کچھ عجب نہیں دیکھئے
کہ حضرت جبریل علیہ السلام اور حور و ملک پاک ماریتے ملک آسمان سے اترتے
اور پھر جاتے ہیں پس معلوم ہوا کہ نوری جسم کو آسمان پر اتنا جلد جانا ادنیٰ بات ہی
مگر خاکی جسم کا فقط آسمان پر جانا دشوار تر ہی اب غور فرمائیے کہ بیسی جو خاکی جسم کی
جہت سے سایہ رکھتا تھا جب آسمان پر گیا ہو جو پونہ جس کا ذکر پہلے کر چھا آسمان پر جا
وہاں کا سیر کر پھر آیا تو نوری جسم آسمانوں کا سیر وغیرہ اتنا جلد کرے تو کیا بڑی بات ہی تب
وہ ساکت ہو گیا اور کچھ نہ بن پڑی عیسوی کا سوال تم قرآن کو

حکام الہی و فیہ دلیل عقلی لاتے ہو کہ وہ ربہ فصاحت اور بلاغت میں

ایسا ہے نظیر ہر کسی بشر کے کلام کو اس پر گرفتہ نہیں ہیں نظیر ہی کی طرح
 شہنام فصاحت میں بے عدیل ہے اور کسی کتاب فارسی کو مقابل نہیں ہو سکتا
 و سکو بھی کلام الہی چاہیے کہتا

محمد ہکا جواب

سبحان اللہ شہنام فصاحت میں بے نظیر ہے اس سے تو ریوں ملاحظہ فرمائیے
 اور اس دیوان سے بوستان علی ہد القیاس اور بھی کتاب میں لینے ایسے عالم میں فصیح میں
 اور حقیقت یہ ہے کہ ہر زمانہ کے فصحا سے ایک ایک کتاب فصیح تصنیف پائی گئی
 ویسا ہی حال میں ہی فارسی منسکوبی و مجنون کے طوفاں شاعر سے نہایت فصیح تصنیف
 پائی گئی ہے چنانچہ ایک بیت مجنون کے وصف کی یہ ہے بیت شیرت سرتاں الم
 پرورش یافتہ بدامن غم نہ مگر کتاب کوئی ایسی نہیں ہوئی کہ فصاحت میں لاثانی ہو
 اور یہ بات مشہور ہے کہ ہر زبان روز بروز فصیح ہوتی ہے چنانچہ اگر میری زبان
 بھی بہ نسبت سابق کے اسوقت میں فصیح تر ہے اور زمانہ ہر فصحا کی زبان سے عالی
 نہیں باوجود اس کے محمد مصطفیٰ علیہ وسلم کے وقت سے اب تک فصحا نے عربی
 کسی نے اس فصاحت و متانت کی کوئی کتاب تصنیف نہیں کی اور اس زمانہ میں
 بھی فصحا نے عربی اتفاق تھا کہ کوئی کتاب سابق میں ہی اس شان و فصاحت کی نہیں
 ہوئی تھی اس لیے ہم قرآن کو معجزہ کہتے ہیں اگر تم کو شک ہو تو اب عربستان کے فصحا
 قوم یہود وغیرہ سے قرآن کی ایک آیت کی شان و فصاحت کے مقابلہ میں قطع نظر
 اس سے پوری ہووے تب وہ کچھ درز کر لگا

عیسوی کا سوال

سب کا جو گا کہ انہیں مل کو برابرک قوم کے شخص لیتے دیکھتے پرستے میں ہوجم انکو کچھ نہیں
کہتے بلکہ اسے انکار دیتے ہیں لیکن تم اپنے قرآن کو ہمارے ہاتھ میں تو کیا بلکہ چھوئے بھی

نہیں دیتے

محمدی کا جواب

سبب اسکا یہ ہے کہ ہر ایک اہل کتاب کہ یہاں اپنی کتاب کی تعظیم و تکریم واجب ہوتی ہے
بجلاف ان کے تم عیسوی تعظیم کے بدلے اپنی کتاب کو حقیر جان کر پانچا نہ کے وقت
اسی کہ درقونسے چو تر پونچتے ہو پس جو لوگ اپنی کتاب کی تعظیم و تکریم نہ کریں
سو دوسرے کی کتاب کی کیا تعظیم و تکریم کریں گے اور دوسرے جو اپنی کتاب کی حقیر کر دیتے
ہیں سو مردود و کافر ہیں یعنی کافر ٹھہرتے ہیں پھر ایسوں کے ہاتھ قرآن
مقدس کیوں کر دیا جائیگا اس لیے ہم اسکو ہاتھ تک چھوئے

نہیں دیتے

عیسوی نے تھوڑے وقت مانتل کر کے کہا سبحان اللہ تمہارے یہاں
نہ کسی نبی کی امانت اور نہ کسی کتاب کی حقیر پانی جاتی ہے اور تمہاری سب
باتیں حق پانی جاتی ہیں اور فار قلیط کہ جسکا بیان مسیح نے کیا تھا وہ محمد علیہ السلام
ہی ہے اب مجھکو اسکا دین تلقین کرولیتے میں آج سے توبہ کرتا ہوں اور

اپنے باطل مذہب سے باز آتا ہوں تم گواہ
رہو تب اسکو مکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا پیرنایا اور احکام دار کان مسلمان کے سلیمان
اور نام اسکا میرزا ہدایت بیگ رکھا

مثنوی

اس سال کا جبکہ ہو وہ بیان * غیو ہی کے پورے عورم شاد

* دین اسلام میں دے اوئیں زود
* اور محمدؐ سے دل سے یحیٰی دلاور

رباعی

اگر کوئی اس رسالہ کو کرے یاد
ربیعگانے وہ اسلام پر شاد
یہ اسمین آکھی علم سوالات
جوابوں سے وہ ہو گا شخص آباد

کاتب یعنی یہودیوں کی اصطلاح میں اسکو کہتے ہیں جو کتابیں لکھا کرتا ہے زادونی
یعنی یہودیوں میں ایک فرقہ ہے یہودیہ یعنی کنعان کی تمام زمین اور کنعان کے چوتھے
حصہ کو بھی کہتے ہیں سامرہ یعنی افرانیم بن یعقوب کی اولاد کی بستیوں سے ایک
ایک بستی کا نام ہے جو بنی اسرائیل کے بادشاہوں کی جگہ تھی
تت تمام شد

یہ نسخہ یعنی رد الفصار سے

عاصی نور الدین بن جیوان خان کی

کپی نے اپنے مطبع حیدری میں